سید کاشف گیلانی

بے نظیر

ستمگروں پہ ان دنوں شباب بے نظیر ہے
بہت سے نوجواں دلوں کا خواب بے نظیر ہے

یہ محتسب جو قوم کو ملے ہیں بے نظیر ہیں
ہُوا ہے قوم کا جو احتساب بے نظیر ہے

خدا کا فضل ہو گیا جو فضل حکمراں بنا
نواب کی تو بات کیا نواب بے نظیر ہے

وطن کی حکمرانیاں جو عورتوں کو مل گئیں
تو دیو بند کو مِلا ثواب بے نظیر ہے

یہ قوم کہہ رہی ہے اک عذاب بے نظیر کو
اگر ہے یہ عذاب تو عذاب بے نظیر ہے

نواز نے لکھا ہے خط سنا ہے بے نظیر کو
نواز کو ملا ہے جو جواب بے نظیر ہے

نہ اِسکو فکر دین کی نہ غم اُسے عوام کا
ہوئے یہ رہ نما جو بے نقاب بے نظیر ہے

وطن کے دوستوں سے دشمنوں کی صف طویل ہے
یہ فلسفہ جناب کا، جناب بے نظیر ہے

وطن پہ ہم کو شوق ہے کہ وہ بہار دیکھ لیں
ہر ایک لب پہ کِھل اُٹھے گلاب بے نظیر ہے

پنکی

توبہ توبہ ملک میں کیسی آگ لگائی پنکی نے
کچھ عرصے میں کر ڈالی کتنی مہنگائی پنکی نے

لندن پیرس واشنگٹن، بیجنگ تہران اور جدّہ میں
قوم کی دولت اپنی تھی سو خوب لٹائی پنکی نے

پہلے جھٹکا اپنی ماں کا کیا سیاست میں اُس نے
پھر قربان کیا کرسی پر اپنا بھائی پنکی نے

جس کے ہاتھ میں ڈانڈا ہوگا بھینس اسی کی اب ہو گی
ماشاء اللہ کیسی یہ قندیل جلائی پنکی نے

پہلے کیا اس قوم میں ڈاکو کم اُس نے محسوس کئے
چھوڑ دیا ہم لوگوں پر نصرت کا جوائی پنکی نے

کیوں ناراض ہو آخر اک دن ملک سے باہر بھیجو گے
اِسی لئے تو بنگلوں کی تعمیر کرائی پنکی نے

فضل الرحمن اور نصراللہ جیسے قوم کے رہبر ہیں
کیا کیا تحفے قوم کو دے ڈالے بھر جائی پنکی نے

جانے کیوں اُس وقت مجھے یاد آئے ہیں مفتی محمود
جب ٹی وی پر ڈیڈی کی تصویر دکھائی پنکی نے

کاشف اب کشمیر کو شاید بھول ہی جانا بہتر ہے
کیوں چھیڑی ہے "سیٹی و بیٹی" کی شہنائی پنکی نے